بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۰ رجب ۱۳۹۱ھ / ۲ تبوک ۱۳۵۰ ہش / ۲ ستمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۰۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

جس بات میں کوئی تغیّر نہیں وہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

توحید کی تکمیل کے لئے زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق بھی ضروری ہے

"انسان جیسا کہ تجربہ دلالت کرتا ہے عموماً کوئی نہ کوئی حصّہ گناہ کا اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ بعض موٹے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور بعض اوسط درجہ کے گناہوں میں اور بعض باریک درباریک قسم کے گناہوں کا شکار ہوتے ہیں جیسے بخل، ریاکاری اور اسی قسم کے گناہ کے حصّوں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ جب تک ان سے رہائی نہ ملے۔ انسان اپنے گمشدہ انوار کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام دیئے ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ ان کی بجاآوری ہر ایک کو مُیسّر نہیں ہے مثلاً حج۔ یہ اُس آدمی پر فرض ہے۔ جسے استطاعت ہو۔ پھر راستہ میں امن ہو۔ پیچھے جو متعلقین ہیں۔ اُن کے گذارہ کا بھی معقول انتظام ہو۔ اور اسی قسم کی ضروری شرائط پوری ہوں تو حج کرسکتا ہے۔ ایسا ہی زکوٰۃ ہے۔ یہ وہی دے سکتا ہے جو صاحب نصاب ہو۔ ایسا ہی نماز میں بھی تغیّرات ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایک بات ہے جس میں کوئی تغیر نہیں وہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اصل بات یہی ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اس کے تکمّلات ہیں۔ توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجاآوری نہ ہو۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والا اُس وقت اپنے اقرار میں سچّا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے۔ جب اس کی یہ حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اِس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اُن پر اس کے ایمان میں آگئی ہے تب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ منہ سے نکالتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو اس کا دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کے لئے ہے کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۸۲-۸۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے بالالتزام دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں ہی تشریف رکھتی ہیں۔ آپ کو جسم میں دردوں اور کمزوری کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دُعاؤں میں مصروف رہیں۔

محترم مولانا تاج الدین صاحب فاضل لائلپوری سابق ناظم دارالقضاء کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی شفائے کامل کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

میری اہلیہ کو ایک ہفتہ سے درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ ڈاکٹری معائنہ کے بعد بالآخر اُن کے آپریشن کا فیصلہ کیا گیا ہے چنانچہ آج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ان کا آپریشن ہو رہا ہے تمام احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کو کامیاب فرمائے اور مریضہ کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

طلباء جامعہ احمدیہ کی توجہ کیلئے

سالانہ امتحان میں کمپارٹمنٹ میں آنے والے جملہ طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ان کا امتحان ۵ تبوک/ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ تمام طلباء امتحان دینے کے لئے تیار ہو کر بروقت پہنچ جاویں۔

(پرنسپل جامعہ)

جماعت احمدیہ کا ۸۰ واں سالانہ جلسہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ فتح (مطابق دسمبر ۱۹۷۱ء) بروز اتوار، سوموار، منگل منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ر تبوک ۱۳۵۰ ہش

روحانی بقاء اور اسکی حفاظت کا حتمی ذریعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی فلاح کو ان کی روحانی بقاء کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے اور سورۃ المومنون میں روحانی بقاء کی حفاظت کے سلسلہ وار چھ ذریعے بیان فرمائے ہیں وہ چھ ذرائع یہ ہیں (۱) اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ یعنی وہ مومن جن کے لئے فلاح پانا مقدر کر دیا گیا ہے محض ظاہر داری کے طور پر نمازیں نہیں پڑھتے بلکہ خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ (۲) وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنی وہ ہر قسم کی لغویات سے بکلّی مجتنب رہتے ہیں۔ (۳) وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ۔ یعنی وہ اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اسکی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں (۴) وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ۔ یعنی وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (۵) وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ۔ یعنی وہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ (۶) وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ یعنی وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ نمازوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا، بے فائدہ اور لغو کاموں سے بچنا، مالی قربانیوں کے لئے ہر دم تیار رہنا۔ ایسے تمام راستوں کو بند کرنا جن کے ذریعہ سے خرابیاں انسانی قلب میں داخل ہوتی ہیں، اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھنا اور نمازوں کی حفاظت کرنا وہ چھ ذرائع ہیں جو ایک مومن کی روحانی بقاء کی حفاظت اور حقیقی فلاح و نجاح کے ضامن ہیں۔

غور طلب امر یہ ہے کہ روحانی بقاء کی حفاظت کے ان چھ ذرائع میں سے پہلے اور آخری ہر دو ذرائع کا تعلق نماز کے ساتھ ہے۔ پہلے ذریعہ میں نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور آخری ذریعہ میں نمازوں کی حفاظت پر زور دیا گیا۔ روحانی بقاء کی حفاظت کے ذرائع میں اوّل و آخر نماز کی یہ تکرار اس امر پر دال ہے کہ ان ذرائع میں سے نماز کے پوری شرائط کے ساتھ بالالتزام ادا کرنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اگر پہلے اور آخری ذریعہ کو اس رنگ میں اختیار کر لیا جائے جیسا کہ اختیار کرنے کا حق ہے تو اس کے نتیجہ میں باقی ذرائع کو اختیار کرنے اور ان پر کاربند ہونے کی توفیق ایک مومن کو از خود میسر آجاتی ہے اور اس لئے میسر آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمازیں پوری شرائط کے ساتھ بالالتزام ادا کرنے کے نتیجہ میں باقی چار ذرائع اختیار کرنے کی توفیق عطا کرنے کا ذمہ اٹھایا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی نماز انسان کو تمام بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روک دیتی ہے۔ اور کیوں نہ ایسا ہو جبکہ اللہ کو یاد کرنا اور اس کی یاد میں مشغول رہنا تمام کاموں سے افضل ہے۔ پس اگر ایک مومن نمازوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کا عادی ہو اور اپنی نمازوں کی کماحقہٗ حفاظت کرنے والا ہو تو پھر اس کے لئے بے فائدہ اور لغو کاموں سے بچنا، اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، تمام ایسے راستوں کو بند کرنا جن کے ذریعہ سے خرابیاں انسانی قلب میں داخل ہوتی ہیں اور اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس رکھنا آسان ہو جاتا ہے اور اسکی روحانی بقاء جس کے ساتھ اس کی فلاح وابستہ ہے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ و مامون ہو جاتی ہے۔

اس ضمن میں ایک اور غور طلب امر یہ ہے کہ روحانی بقاء کی حفاظت کے ذرائع بیان کرتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے آغاز کار ہی نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کا ذکر فرما دیا تھا تو پھر آخر میں نمازوں کی حفاظت کرنے کا کیوں ذکر فرمایا کیونکہ نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا بذات خود نماز کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے اس لئے کہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے ایسی لذت رکھی ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی لذت بھی اس کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ جس کو ایک دفعہ اس لذت کا چسکا پڑ جائے وہ پھر کبھی اس سے دستبردار اور محروم ہونا نہیں چاہتا۔ یہ لذت اسے پورے تعہد اور التزام کے ساتھ نمازیں پڑھنے اور پڑھتے چلے جانے کے حق میں کبھی ختم نہ ہونے والی ترغیب کا کام دیتی ہے اور اس طرح اس کی نماز کی حفاظت کا پورا پورا انتظام ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روحانی بقاء کے چھٹے اور آخری ذریعہ کے طور پر نمازوں کی حفاظت کے ذکر کے بہت ہی لطیف معنے بیان کئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود ہی اپنی نماز کی حفاظت نہ کرے بلکہ اس بات کی نگرانی کرے کہ اس کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب اور قوم کے تمام دوسرے افراد بھی خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں ادا کر کے اپنی اپنی نمازوں کی حفاظت کا فریضہ پوری تندہی کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پھر چھٹا درجہ یہ بتایا کہ وہ لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں نماز کا لفظ جمع کی صورت میں آیا ہے۔ پس اس سے ایک تو اس طرف اشارہ ہے کہ وہ ہر قسم کی نمازیں یعنی فرائض اور نوافل اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور دوسرے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی قوم میں سے ہر ایک کی جسمانی عبادت کی حفاظت کرتے ہیں یعنی یہ دیکھتے رہتے ہیں کہ ان کی اولاد، ان کی بیویاں، ان کے رشتہ دار اور ان کے ہمسایہ اور ان کی سب قوم نماز کی پابند ہے یا نہیں کیونکہ جب تک سارے خاندان بلکہ ساری قوم کے اعمال درست نہ ہوں اس وقت تک انسان کا اپنا عمل بھی خطرہ سے باہر نہیں رہ سکتا"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل ص۱۳۴، ۱۳۵)

پس روحانی بقاء کی حفاظت کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ایک مومن پورے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے بے فائدہ اور لغو کاموں سے بچے، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرے اور اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب اور قوم کے دوسرے افراد کی جسمانی عبادات کی بھی حفاظت کا فریضہ کمال تندہی سے ادا کرتا رہے تاکہ روحانی بقاء کی حفاظت کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے گا۔ اور پوری قوم نسلاً بعد نسلٍ فلاح کے حصول کی مستحق بنی رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (سورۃ التحریم آیت ۷) یعنی اے میرے بندو نہ صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو آگ سے بچا لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو بچانا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اگر دوسرا نہیں بچے گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں بھی اپنے ساتھ لے ڈوبے۔ اور اپنے علاوہ دوسروں کو بھی نماز کا پابند بنانے اور دوسروں کی بھی نماز کی حفاظت کرنے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو یہ حکم دیا ہے کہ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۳) یعنی تو اپنے اہل و عیال کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور خود بھی نماز کے حکم پر قائم رہ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ایک بنیادی وصف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا (سورۃ مریم آیت ۵۶) یعنی اسمٰعیلؑ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ وجود تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی جناب میں نہایت درجہ پسندیدہ ہے کہ ایک مومن نہ صرف خود خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے والا اور سختی سے اس کا پابند ہو بلکہ اپنے اہل و عیال اور دوسروں کو بھی اسی طرح نماز کا پابند رہنے کی تلقین کرتا رہے تاکہ روحانی بقاء کا سلسلہ جس کے ساتھ حقیقی فلاح اور کامیابی وابستہ ہے نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے اور پوری قوم فلاح کی مستحق بنی رہے۔

الغرض خود نمازوں پر پورے تعہد اور عزم و ہمت سے قائم ہو کر انہیں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا اور دوسروں کو بھی نمازوں کا اسی سختی اور تعہد کے ساتھ پابند بنانا روحانی بقاء کی حفاظت کا ایک حتمی ذریعہ ہے۔ اس ایک ذریعہ کو اختیار کرنے سے روحانی بقاء کی حفاظت کے ضامن دوسرے ذرائع اختیار کرنے کی ایک مومن کو از خود توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف خود نماز کے سختی کے ساتھ پابند ہوں۔ بلکہ اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب اور تمام دوسرے افراد کو بھی نماز کا پابند بنانے کی کوشش کرتے رہیں تاکہ نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ قومی اور جماعتی طور پر ہماری روحانی بقاء کا سلسلہ چلتا چلا جائے اور اس طرح حقیقی فلاح ہمیشہ ہمارا مقدر بنی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامور من اللہ کی سچائی کا ایک عظیم الشان معیار

از مکرم مولوی عبدالمنان شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ گجرات

(۲)

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ قرآن مجید کے مذکورہ بالا معیار صداقت کی تائید بائیبل سے بھی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں مشہور اہل حدیث عالم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنی تفسیر ثنائی کے مقدمہ صفحہ ۱۶-۱۷ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"حضور اقدس کی نبوت کی دلیل جو کہ تورات کی پانچویں کتاب استثناء کے ۱۸ باب ۵ آیت میں لکھا ہے۔" اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا۔ تو میں اس کا اس سے حساب لوں گا۔

لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاویگا۔ یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے۔ اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جیسا اور قوانین الٰہی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی ترقی نہیں ہوتی بلکہ جان سے مارا جاتا ہے؎۔ واقعات گذشتہ سے بھی اسی امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے (اسلامی نبوت تو متنازع فیہ ہے) اسلئے بتلاتے وقت اس کا ذکر صحیح نہ ہوگا۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانوں سے پوشیدہ نہیں کہ کس طرح ان دونوں نے اپنے اپنے زمانہ میں حضور اقدس فداہ نفسی کا جاہ و جلال دیکھکر دعوی نبوت کئے اور کیسے کیسے جھوٹ خدا پر باندھے لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے مگر تباہ کر۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ عبارت مذکورہ سے بانی اسلام مستثنیٰ ہے حالانکہ بقول اہل کتاب (علیہم ما یستحقوا) پیغمبر اسلام کاذب تھے۔ معاذ اللہ۔ پھر میں پوچھتا ہوں کیا وجہ ہے کہ تورات کی عبارت مذکورہ کے موافق آپکے گلے پر کیوں تلوار نہ پھر گئی۔ حالانکہ آپ لوگوں کی ہمشیرہ نے خیبر والا کو دعوت میں زہر بھی دیا۔ مگر وہاں بھی واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ بالکل سچا معلوم ہوا۔ اور واللّٰہ یعصمک من الناس نے پورا جلوہ دکھایا۔ کیا تورات کلام الٰہی نہیں؟ کیا اس میں برکت و صداقت نہیں؟ کیا کسی مسلمان نے اس پر دم کر دیا یا وضو کا پانی ڈال دیا۔ آخر ہوا تو کیا ہوا جو اس کے مطابق حضور اقدس نہ مارے گئے۔ باوجودیکہ آپ کئی ایک لڑائیوں میں بھی گئے۔ ان لڑائیوں میں آپ کو تکالیف شدیدہ بھی پہنچیں۔ مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی۔ پس یہ کلام تورات کا سچ ہے تو آپ کی نبوت بھی کلام حق ہے ورنہ عیسائیوں کا کم از کم اتنا فرض تو ضرور ہے کہ جب تک اس عبارت کی کوئی توجیہہ ان کی سمجھ میں نہ آئے سردار عالم سید الانبیاء سید الاصفیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو تسلیم کریں۔ ورنہ ان کی تکذیب سے تورات کی بھی تکذیب ہوگی۔

(مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۶-۱۷)

مرادِ مانصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

قرآن مجید میں جو معیار بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بیان ہوا ہے اس سے ہر ایک مامور من اللہ کی صداقت پرکھی جاسکتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے معیار۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو بھی پرکھا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے اوپر لفظی الہامات نازل ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اور ساری دنیا میں یہ اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے شرف مکالمہ و مخاطبہ کثیرہ سے نوازا ہے اور یہ کہ مجھے مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور یحیی الدین ویقیم الشریعۃ میری بعثت کا مقصد ٹھہرایا گیا ہے اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام کی پہلی تصنیف براہین احمدیہ کی اشاعت کا زمانہ ۱۸۷۹-۸۰ء سے شروع ہوتا ہے جس میں حضور کے الہامات مندرج ہیں جس میں آپکے لئے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ (نور اللہ مرقدہ)

اس لحاظ سے حضور علیہ السلام نے اپنے دعویٰ وحی و الہامات کے بعد تیس۳۰ سال سے زائد عمر پائی جس میں آپ برابر اپنی وحی و کشوف اور الہامات شائع فرماتے رہے۔ اور حضور کے کشوف الہامات کا مجموعہ "تذکرہ" کے نام سے ساری دنیا میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ پس قرآن مجید کے معیار صداقت لو تقول علینا بعض الاقاویل کے مطابق اپنے دعویٰ الہامات کے اعلان کے بعد تیس سالہ مہلت پانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صادق و راستباز مامور من اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے ونحن علی ذٰلک من الشاھدین۔ مگر بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعصب کی بنا پر قرآن مجید کے اس معیار صداقت سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اس معیار کو ساری دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور قرآن مجید اور تورات اور انجیل اس امر میں متفق ہیں کہ جھوٹا نبی اور جھوٹا مدعی وحی و الہام ۲۳ سال سے کم عرصہ میں تباہ اور ہلاک ہو جاتا ہے اور جو شخص دعویٰ وحی و الہام کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح ۲۳ سال مہلت پائیگا یہ اس کے صادق ہونے کی دلیل ہوگی۔

پس قرآن مجید کے اس معیار کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہے کہ آپ نے اپنے دعویٰ وحی و الہام کے بعد ۳۰ سال سے زائد عمر پائی۔ باوجودیکہ مخالفین نے آپ کو ہلاک کرنے اور آپ کو جھوٹا اور مفتری ثابت کرنے کی پوری کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کی ہر قدم پر مدد فرمائی اور آپ اپنے مشن اور مقصد میں کامیاب اور بامراد ہوئے۔ الحمدللہ

چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا نہ چاہتا میں نہ آتا۔ دنیا مجھکو نہیں پہچانتی لیکن وہ جس نے مجھے بھیجا ہے جانتا ہے ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جسکو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے تو یقیناً سمجھو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت میری وفا کرے گا ...... وہ خدمت جو عین وقت پر میرے سپرد کی گئی ہے ممکن نہیں ہے کہ میں اس میں سستی کروں جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموریں کے آنے کے بھی موسم ہوتے ہیں اور جانے کے بھی موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں بے موسم آیا نہ بے موسم جاؤں گا۔"

(تحفہ گولڑویہ)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

؎ اس سے یہ نہ کوئی سمجھے کہ جو بھی قتل ہوا وہ جھوٹا ہے بلکہ ان میں عموم و خصوص مطلق ہے۔ یعنی یہ ایسا مطلب ہے کہ جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے مرجاتا ہے اس کے یہ معنے ہرگز نہیں۔ کہ ہر مرنیوالے نے زہر ہی کھائی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کھائے گا وہ ضرور مرے گا اور اگر اسکے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے۔ گو اس نے زہر نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے کہ دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا اگر اسکے سوا کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے ہاں یہ ہوگا کہ زہر کھانے والا بچ رہے۔

(مقدمہ تفسیر ثنائی حاشیہ صفحہ ۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ماسٹر محمد پریل صاحب کا ذکر خیر

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ)

محترم ماسٹر محمد پریل صاحب مرحوم کی اصل جائے سکونت "ماہی جوبھان" نامی گاؤں ہے جو قصبہ کمال ڈیرہ کے قریب واقعہ ہے۔ اس گاؤں کو یہ شرف اور عزت حاصل ہے کہ صوبہ سندھ میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے بزرگ اسی مقام کے رہنے والے تھے۔ ان کا اسم گرامی میاں محمد رمضان تھا۔ وہ طب کا کام کرتے تھے اور ۱۸۹۷ء میں اللہ تعالیٰ نے ان کو قادیان جانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت میں چند روز ٹھہرے اور بیعت سے مشرف ہو کر واپس اپنے گاؤں پہنچے۔ میاں محمد رمضان مرحوم کا مزار کمال ڈیرہ کے قدیمی قبرستان میں ہے۔ آپ کی قبر پر کتبہ نصب ہے۔ جس پر تاریخ بیعت اور تاریخ وفات درج ہے۔ میاں محمد رمضان صاحب مرحوم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت اور عشق تھا اور اسی عاشقانہ رنگ میں آپ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ میاں محمد رمضان مرحوم اخبار الحکم اور بدر کے باقاعدہ خریدار تھے۔ اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا ذکر اس گاؤں میں اور اس علاقہ میں بلند رہتا تھا۔

محترم ماسٹر محمد پریل صاحب نوجوان تھے اور سندھی فائنل تک تعلیم حاصل کر چکے تھے۔ جو مڈل کے برابر ہے آپ پرائمری سکول میں مدرس کے فرائض انجام دیتے تھے آپ پر میاں محمد رمضان صاحب کی تبلیغ اور اخبار الحکم کے مطالعہ کا اتنا اثر ہوا کہ آپ جوش ایمانی کے ماتحت تن تنہا قادیان کے سفر پر روانہ ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات اور پاکیزہ صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس وقت آپ کی عمر پچیس سال کے قریب تھی۔

موضع ماہی جوبھان اور کمال ڈیرہ میں اس وجہ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف خاص توجہ پیدا ہوئی کہ وہاں ایک مجذوب رہتے تھے۔ محترم ماسٹر صاحب بتاتے تھے کہ ان مجذوب صاحب کا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مجذوبیت کے خاص اوقات میں لکڑیاں شمالاً جنوباً گاڑ کر ایک لمبی قطار بناتے پھر اس قطار سے آگے قبلہ کی طرف ایک بڑی لکڑی امام کے طور پر گاڑ دیتے اور پھر بلند آواز سے بڑے جوش کے ساتھ کہتے

امام مہدی کی فوج۔ امام مہدی کی فوج اور مستانہ وار بڑے جوش کے ساتھ متعدد بار یہ صدا بلند کرتے۔ لوگ بڑا تعجب کرتے کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں آخر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی خبر ہمارے کانوں میں پہنچی تو اس مجذوب کی بات سمجھ میں آئی۔

محترم ماسٹر صاحب مرحوم گوپانگ بلوچ قوم سے تعلق رکھتے تھے آپ کے نیک نمونہ اور تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ آپ کے خاندان کے اکثر افراد احمدیت کی آغوش میں آگئے۔

خاکسار کو سب سے پہلے ۱۹۳۹ء میں مرحوم سے تعارف حاصل ہوا۔ جب میں تبلیغی فرائض کے سلسلہ میں ان کے گاؤں گیا اس وقت آپ جماعت کے صدر تھے۔ اور وہاں کی جماعت فعال جماعتوں میں سے تھی۔ ۱۹۴۷ء میں آپ اپنے گاؤں سے ہجرت کر کے کنڈیارو میں رہائش پذیر ہو گئے جو ضلع نواب شاہ کی ایک تحصیل کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

ماسٹر صاحب مرحوم کے ایمان کی عاشقانہ کیفیت تھی ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور سلسلہ کے بزرگان کا ذکر آپ اپنی مجلس میں کرتے رہتے تھے۔ آپ کی مجلس میں بیٹھ کر ایمان تازہ ہوتا تھا۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ مختلف مقامات پر متعین رہے۔ ہر جگہ آپ نے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ نہایت نرمی اور حکمت سے تبلیغ کرتے تھے۔ آپ نے متعدد مناظرے بھی کئے۔ بذریعہ خطوط بھی اپنے غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ تبلیغ کا آپ کو خاص شغف تھا۔ کمال ڈیرہ کے رئیس اعظم اللہ وسایو خان تھے۔ گوپانگ قوم کے سردار بھی تھے۔ ماسٹر صاحب مرحوم کا وہ بہت احترام کرتے تھے۔ غیر احمدی ہونے کی حالت میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑی ہی عزت سے نام لیتے۔ ماسٹر صاحب مرحوم کا ان کے ہاں روزانہ کا آنا جانا تھا۔ ان کی مجلس میں ہمیشہ احمدیت کے عقائد پر بحث و مباحثہ ہوتا رہتا تھا اور اللہ وسایو خان صاحب اہل علم لوگوں کو بلا کر ماسٹر صاحب سے گفتگو کرواتے رہتے تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور رئیس اللہ وسایو خان مرحوم بھی احمدیت میں شامل ہو گئے۔ محترم ماسٹر صاحب مرحوم ان مجالس اور ان میں تبلیغ کے مواقع کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔

خاکسار نے جب سندھی میں سلسلہ کا لٹریچر لکھنا شروع کیا تو بڑی حد تک میری مدد کرنے والے آپ ہی تھے۔ خصوصاً "سیرت مسیح موعود" جب سندھی میں لکھی تو محترم ماسٹر صاحب نے میری بہت مدد کی اور بڑے شوق اور محبت سے اس کام میں میرا ساتھ دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

آپ پورے اہتمام اور التزام سے تہجد پڑھتے تھے۔ عموماً نصف شب کے بعد بیدار ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے آپ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ اکثر سچی رؤیا دیکھتے اور صاحب الہام بھی تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ کو والہانہ محبت تھی۔ حضور کے ارشاد کے مطابق اپنے لڑکے بشارت احمد صاحب بشیر کو خدمت دین کے لئے وقف کیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت مغربی افریقہ کے ملک غانا میں انچارج مبلغ ہیں۔

ماسٹر صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے جمالی صفات و اخلاق کا حامل بنایا تھا۔ نہایت شدید غصہ دلانے والے حالات میں بھی آپ نرمی، رفق، حلم، بردباری اور کظم غیظ کا نمونہ تھے۔ خندہ رو تھے اور مہربان مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے مہمان نواز تھے سختی کا جواب نرمی سے دیتے اور اگلے شخص کا دل موہ لیتے۔

ایک موقعہ پر آپ کے ایک رشتہ دار نے میری موجودگی میں مغلوب الغضب ہو کر مکرم ماسٹر صاحب کے سر پر اتنے زور سے لٹھ مار دی کہ سر سے خون بہنے لگا۔ مگر آپ کی طبیعت میں کوئی پیچ و تاب پیدا نہ ہوا اور جب تھوڑی دیر بعد وہ شخص نادم ہو کر آپ سے معافی کا خواستگار ہوا تو آپ نے اس کو خندہ پیشانی سے معاف کر دیا۔

آپ کی ظاہری تعلیم معمولی تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض صحبت اور حضور کی کتب اور سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ سے آپ دینی علوم اور تبلیغی مسائل سے کافی واقف تھے اور تبلیغی میدان میں ان سے خوب فائدہ اٹھاتے تھے۔

آپ چار دن کی مختصر سی علالت کے بعد ۱۲ اگست کو نوے سال کی عمر میں کراچی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ سو دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں رکھے اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

انتخاب قائدین خدام الاحمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان

اجلاس قائدین اضلاع و علاقہ جات مورخہ یکم اگست ۱۹۷۱ء کے فیصلہ کے مطابق آئندہ دو سال نومبر ۱۹۷۱ء تا اکتوبر ۱۹۷۳ء کے لئے انتخاب قائدین مقامی امسال انشاء اللہ یکم ستمبر تا ۳۰ ستمبر ہوں گے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے کہ وہ اپنے ہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد کا انتخاب اپنی زیر نگرانی کروا کر مرکز میں برائے منظوری ارسال فرمائیں۔ انتخاب فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن کی پشت پر قواعد انتخاب بھی درج ہیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ناظمین کرام انصار اللہ کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

انصار اللہ کا ضلعی اور علاقائی نظام انصار اللہ کی غیر معمولی بیداری کے لئے ایک بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ لہذا اشد ضرورت ہے اس بات کی کہ متعلقہ ناظمین اپنے اپنے حلقہ یا علاقہ کی مجالس سے جلد سے جلد مضبوط رابطہ قائم کریں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

عہدیداران لجنہ اماء اللہ توجہ فرمائیں

(۱) لجنہ اماء اللہ کے شعبہ جات کی جو سیکرٹریان مقرر ہیں ان کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت لفافے پر ان کا نام درج نہ کیا جائے۔ بلکہ صرف ان کا عہدہ لکھ کر معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ تحریر کر دیا کریں۔

(۲) :- سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء پر منعقد ہونے والی شوریٰ کے لئے تمام لجنات ۱۰ ستمبر تک تجاویز بھجوا دیں۔ اس کے بعد آنے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت

نظارت بیت المال آمد میں چند انسپکٹران کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس ہوں عمر ۲۵ سال سے ۳۵ سال کے درمیان ہو۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔ اور ان کے دل میں خدمت دین کی تڑپ اور شوق ہو۔ ابتدائی تنخواہ حسب قاعدہ ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰/۹-۲۲۰ کے گریڈ میں /۹۰ روپیہ ماہانہ ہوگی۔ خواہشمند احباب امراء/صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستوں اور اسناد کے ہمراہ ۴ جون/ستمبر بروز اتوار ۸ بجے صبح تک نظارت بیت المال آمد میں تشریف لے آئیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان برائے نمائش

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ کی صنعتی نمائش میں شرکت کے لئے سلائی مقرر کر دی گئی ہے تاکہ کسی کو بھی کسی قسم کی دقت یا شکایت نہ رہے۔ اس لئے مقابلہ میں شرکت کے لئے مندرجہ ذیل سلائی تیار کروائیں اور ہر نمبر کی ایک سے زیادہ چیز مقابلہ میں رکھی جائے گی۔ اور نام بنانے والی کا ضرور چٹ پر لکھا ہوا ہو۔

۱۔ ہاتھ کی ٹنگ ۔ زنانہ سویٹر
۲۔ مشین کی ٹنگ بچے کا سوٹ
۳۔ کراس ٹچ باریک ۔ میز پوش
۴۔ کروشیا ۔ لیس چادر کی
۵۔ مشین کٹ ورک ۔ ٹرالی سیٹ
۶۔ ہاتھ کا کٹ ورک ۔ ڈریس سیٹ
۷۔ ہاتھ کی کڑھائی ۔ کشن سیٹ
۸۔ کشمیری ٹانکہ میز پوش
۹۔ ایپلک ورک ہاتھ کا ۔ میز پوش
۱۰۔ پینٹنگ
۱۱۔ کوئی ہاتھ کی بنی ہوئی عمدہ چیز۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مکرم ماسٹر علم دین صاحب کا اکلوتا عزیز بیٹا عابد حسین مورخہ ۱۸ اگست کو بمقام ہنڈی وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز موصوف آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ماسٹر صاحب موصوف اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی ہیں۔

(میر عبدالواحد جاوید واقف زندگی بچہ نسوانہ ۔ ضلع جھنگ۔)

درخواست ہائے دعا

میرا پوتا عزیزم مسعود احمد عرصہ سے بعارضہ اگزیما بیمار ہے۔ لیکن ہنوز آرام نہیں آیا احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرحمٰن عابد گوجرانوالہ)

۲۔ خاکسار کی طبیعت خراب ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
(حکیم محمود احمد خانیوال)

۳۔ میری دادی جان آج کل تشویشناک حد پر بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (عبدالواسع۔ اسلامیہ پارک لاہور)

۴۔ خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ چار ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (بشارت اللہ حیدر۔ خان پور)

۵۔ خاکسار کی چچا زاد بہن امتہ الشکور بس کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (برکات احمد گھوکھر۔ ڈسکہ)

۶۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالمومن صاحب محمود بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار اور خاکسار کے خاندان کے افراد ان دنوں کچھ مشکلات میں مبتلا ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ میاں یہ مشکلات آسان فرما دے۔ (عبدالمومن محمود کراچی)

نتیجہ امتحان فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

قسط ۵

جان محمد جہلم ۱۳۵

طالبات معیار اوّل

ضلع ساہیوال
مسرت جہاں عبدالحق ناصر ۱۶۶
نصرت جہاں " ۱۶۲

اوکاڑہ
خالدہ شیخ شیخ لعل محمد ۱۵۵

ضلع جھنگ
مریم محمودہ محمود احمد بشیر ۱۵۳
امتہ الحفیظ اختر علاؤ الدین ۱۵۵

ضلع شیخوپورہ
مبارکہ نسرین چوہدری مقبول احمد ۱۵۲
سعیدہ جبین شیخ محمد علی انبالوی ۱۴۲

ضلع گجرات
نسیم اختر چوہدری سردار احمد ۱۶۱

ضلع گوجرانوالہ
نعیمہ مبشر میر اللہ بخش تسنیم ۱۶۹
عفت محمد اشرف ۱۵۵

ضلع سرگودھا
نصرت جہاں حافظ عبدالعزیز گوندل ۱۱۳
عابدہ چوہدری صلاح الدین ۱۲۴
ملیحہ مسلم چوہدری رحمت علی مسلم ۱۹۴
آصفہ سلطانہ نثار احمد ۹۶
منصورہ مسعود ڈاکٹر حافظ مسعود احمد ۱۲۳
شمیم لطیف ڈاکٹر عبداللطیف ۱۴۲

چھنی تاجہ
حفیظہ ریحان ملک احمد خان ریحان ۱۸۰

چک ۳۶
نسرین اختر چوہدری عطاء اللہ ۱۴۲

ضلع کیمبلپور
بشریٰ تنہانہ زوجہ کیپٹن داؤد احمد چوہدری ۱۳۹

ضلع ڈیرہ غازیخان
زیب النساء درانی بشیر احمد خان درانی ۱۲۹

ضلع پشاور
مبارکہ بیگم خان محمد الطاف خان ۱۲۹
بشریٰ الطاف خان محمد الطاف خان ۱۳۱

ضلع لائلپور
زاہدہ ریحان عبدالرحمن کاشمیری ۱۲۷
بشریٰ احمد احمد غلام محمد ۱۱۳

گوکھووال چک ۱۲۱ ج۔ب
فرحت افزا چوہدری علی محمد عاصی ۱۴۳

ضلع لاہور
نسرین اقبال مرزا عبدالقیوم بیگ ۱۵۵
بشریٰ مرزا مرزا امجد امین ۱۳۱
ستارہ حمیدہ مرزا عبدالقیوم بیگ ۱۲۵
ثریا بیگم زوجہ مرزا عبدالقیوم بیگ ۱۱۰
ملکہ قمر افروز بریلوی قریشی قمر احمد بریلوی ۱۱۲
امتہ الوہاب چوہدری وزیر محمد ۱۵۳
وحیدہ نوید عبدالرحمن ۱۶۰
امتہ الکریم وزیر چوہدری وزیر محمد ۱۵۱

ضلع سیالکوٹ
قیصرہ عبدالرؤف ۱۲۱
امتہ الجمیل عبدالغنی ۱۲۳
نگہت گوندل محمد شفیع ۸۳

ضلع ملتان
امتہ السبوح چوہدری محمد اکرم اللہ ۱۵۴

دارالصدر غربی (ب)
حبیبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ۱۰۸
امتہ المصور سید داؤد احمد ۱۴۳
امتہ الکریم نصرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ۱۶۱
سیدہ ناصرہ لطیف صاحبزادہ محمد طیب لطیف ۱۶۷

دارالصدر جنوبی
امتہ الشکور عبدالرحمن خان ۱۳۷
ہدیہ ندرت مولوی محمد سعید انصاری ۱۴۴
عائشہ صدیقہ مکرم محمد شریف ۱۲۰
شاہدہ نسرین عبدالغفار خان ۱۵۵
امتہ النصیر محمد اسحاق ۱۵۶
مبشرہ غنی عبدالغنی قریشی ۱۴۳
امتہ الرفیق قریشی فضل حق ۱۹۶
امتہ الباسط ملک سیف الرحمن ۱۳۸
امتہ الکریم نزہت حافظ بشیر الدین ۱۴۹
امتہ الواسع حکیم عبدالوحد ۱۴۸

دارالصدر غربی الف
مبارکہ چوہدری چوہدری غلام رسول ۱۵۸
بشریٰ جبین محمد ابراہیم خان ۱۴۳
امینہ بیگم چوہدری صدرالدین ۱۴۴

دارالصدر شرقی الف
امتہ النصیر مرزا مرزا عبدالحمید مرحوم ۱۴۹

دارالرحمت وسطی نمبر ۱
امتہ الرؤف محمد اسحاق ارشد ۱۸۰
امتہ الحکیم لطیفہ ابوالعطاء جالندھری ۱۸۶
امتہ النور ابوالمنیر نورالحق ۱۸۶
امتہ السمیع فرحت چوہدری سراج الدین ۱۵۸
امتہ الحی تاج الدین ۱۲۳

دارالرحمت وسطی نمبر ۲
حلیمہ زاہدہ رشید احمد چغتائی ۱۷۵
امتہ الحفیظ عابدہ زیدی صوفی خدا بخش زیروی ۱۶۷
منصورہ امتہ الحفیظ ابوالفضل ۱۴۸

دارالرحمت شرقی الف
عزیزہ خورشید زوجہ محمود احمد لودھی ۱۳۰
شاہین اکبر محمد اکبر خان ۱۸۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانیت کے معراج تک پہنچنے کے لئے محنت، قربانی اور جہدِ مسلسل کی ضرورت ہوتی ہے

اگر انسان عبادت پر دوام اختیار کرے تو دوسری نیکیاں آپ ہی آپ صادر ہونے لگتی ہیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ مومنون کی آیت کریمہ... ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آخر میں اس امر کا بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات میں ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ۔ فرما کر اللہ تعالیٰ نے جس روحانی مقام کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو محنت اور قربانی اور جدوجہد اور متواتر عمل کے ساتھ وابستہ ہے اور جس کے لئے ایک لمبے عرصہ تک انسان کو اپنے نفس کی جلاء میں مشغول رہنا پڑتا ہے۔ لیکن بعض تغیرات ایسے بھی ہوتے ہیں جو انقلابی طور پر واقع ہوتے ہیں اور آناً فاناً انسان کو زمین سے اُٹھا کر عرش پر پہنچا دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا واقعہ اس انقلاب کی ایک زندہ مثال ہے...... یہ ایک غیر معمولی انقلاب تھا جو حضرت عمرؓ کے اندر پیدا ہوا اور آناً فاناً آپ شدید دشمن سے اعلیٰ درجہ کے مومن بن گئے۔ مگر ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جن کی حالت انقلاب کے ذریعہ دوسری حالت میں بدلتی ہے۔ اور پھر انقلاب خود پیدا نہیں کیا جاتا بلکہ انقلاب باہر سے آیا کرتا ہے اور جب آتا ہے تو لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ دوست دشمن بن جاتے ہیں اور دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ لیکن استدراجی تغیّر پیدا کیا جاتا ہے اور جو شخص استدراجی حالت پر ہو لیکن وہ انقلاب کی اُمید میں بیٹھا رہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے ایک رات میں چالیس ہزار عربی کا مادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھایا گیا (انجام آتھم ص۲۳۴) اب یہ انقلاب تھا جو آپ کے اندر پیدا ہوا۔ لیکن اگر اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے لڑکے سکول میں پڑھنا چھوڑ دیں اور اس انتظار میں بیٹھ جائیں کہ فرشتہ آئے گا اور ساٹھ ہزار عربی کا مادہ انہیں سکھا دے گا تو انہیں کون عقلمند سمجھے گا؟ انقلاب پیدا نہیں کئے جاتے بلکہ انقلاب خود بخود پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ارتقاء اور انتقال عن الحال الی الحال آہستہ آہستہ اور محنت کے ساتھ ہوتا ہے۔ انقلاب لاکھوں دنوں میں کسی ایک دن آتا ہے باقی سارے دن انتقال کے ہوتے ہیں۔ اور انسان ایک حالت سے دوسری حالت میں بتدریج کوشش اور محنت اور قُربانی کے ساتھ پہنچتا ہے۔ یہ انتقال عن الحال الی الحال اور استدراجی تغیر ہمیشہ نوافل اور ذکرِ الٰہی اور کوشش اور جدوجہد کے ساتھ ہوتا ہے۔ انسان جب اپنے نفس کا مطالعہ کرے تو وہ سوچے گا کہ اگر دوسرا شخص مجھے گالی دے تو میں اپنے نفس کو کس طرح روکوں گا۔ وہ ظلم کرے تو میں اُس کے ظلم کو کیسے برداشت کرونگا۔ وہ لغو گفتگو کرے تو میں اپنی زبان کو کس طرح بند رکھوں گا۔ اور جب وہ سوچے گا تو آہستہ آہستہ اس کا نفس کامل بنتا چلا جائے گا۔ اگر اُس میں انقلاب آتا تو پہلے ہی دن وہ تہجد اور دوسرے نوافل پڑھنے لگ جاتا۔ وہ فوراً حرام خوری اور جھوٹ سے بچ جاتا۔ لیکن ایسا اس لئے نہیں ہوتا کہ اس کا تغیّر استدراجی ہوتا ہے اور اس کی ترقی کوشش اور جدوجہد کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ عام طور پر اس کوشش اور جدوجہد کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں توجہ دلائی ہے اور انقلاب کے انتظار میں لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ حالانکہ اُن کے اندر جو بھی تغیّر پیدا ہو گا وہ استدراجی ہو گا اور اس کے لئے کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہو گی۔ اس غرض کے لئے بنیادی طور پر اس امر کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خلوص کے ساتھ عبادت کی جائے۔ اور اس پر دوام اختیار کیا جائے۔ اگر انسان عبادت میں دوام اختیار کرے تو دوسری نیکیاں آپ ہی آپ صادر ہونے لگتی ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ صرف فرض نمازیں پڑھی جائیں بلکہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے تہجد اور نوافل پر بھی زور دینا چاہیئے۔ اسی طرح دیانت، امانت، وفائے عہد، غُرباء پروری اور عفّت کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔"

(تفسیر سورۃ مومنون صفحہ ۱۴۰-۱۴۴)

پندرھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ۔ کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا پندرھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۰-۱۱-۱۲ تبوک/ستمبر ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام مالیر نزد گرین ہوٹل کراچی منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا اجتماع بھی اس کے ساتھ ہی ہو گا۔ کراچی کے تمام خدام اور اطفال اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔

صوبہ سندھ کی تمام مجالس کے قائدین سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں شرکت کے لئے خود بھی تشریف لائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام و اطفال کو بھجوانے کا بھی اہتمام فرما کر مجلس کراچی کی حوصلہ افزائی فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(عبدالرشید ساٹری سیکرٹری اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

تلاوتِ قرآن پاک کا مقصد

قرآن پاک کی تلاوت میں یہ امر مدنظر ہونا چاہیئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام صادر فرمائے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ قرآن مجید میں دیگر اوامر و نواہی کے علاوہ اقامتِ صلوٰۃ کے ساتھ ہی ایتائے زکوٰۃ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت جب بھی ایتائے زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے تو آپ کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ آپ پر زکوٰۃ تو واجب نہیں۔ اگر واجب ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیئے اور واجب الادا زکوٰۃ مرکز کو ارسال کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہیئے۔

عہدیداران کا بھی یہ فرض ہے صاحب نصاب احباب کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

(ناظر بیت المال۔ آمد)

ضروری اعلان

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ تعطیلات موسم گرما کے بعد ۴ ستمبر بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح کھل رہا ہے۔ معلمات و طالبات وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔ نیز ہوسٹل کی طالبات ۳ ستمبر تک ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(ہیڈ مسٹریس)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز ۱۵ ستمبر سے شروع ہو گا۔ کم از کم میٹرک پاس داخل کئے جائیں گے البتہ ایف اے، بی اے یا ایم اے پاس خواہ وہ واقف زندگی ہوں یا وقف کا ارادہ نہ رکھتے ہوں بلکہ محض کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں داخل ہو سکتے ہیں۔ تمام امیدوار فارم داخلہ پُر کر کے ساتھ لاویں۔ انٹرویو ۹ بجے صبح شروع ہو گا۔ یہ داخلہ دس یوم تک جاری رہے گا۔

(پرنسپل)

درخواستِ دُعا

عزیزم برادرم صوفی نذیر احمد صاحب آف محمد آباد اسٹیٹ سندھ بالعموم بیمار رہتے ہیں۔ آج کل انہیں نزلہ کی سخت تکلیف ہے احباب جماعت سے دردمندانہ التماس ہے کہ عزیزی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دردِ دل سے دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(نذیر بیگم اہلیہ میاں محمد یوسف صاحب ناظم آباد۔ لاہور)

6366
سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵